دوسرا باب

ناف کے نیچے ہاتھ باندھا سنت ہے

غیر مقلدین وہابی نماز میں سینے پر یعنی ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں اس لئے ہم اس باب کی بھی دو فصلیں کرتے ہیں۔پہلی فصل میں اپنے دلائل، دوسری میں وہابیوں کے اعتراضات و جوابات۔

پہلی فصل

نماز میں مرد کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔سینے پر ہاتھ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔اس کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں ہم صرف چند حدیثیں پیش کرتے ہیں:

حدیث۱: عن وائل ابن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہٗ علٰی شمالہٖ تحت السرۃ رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح ورجالہٗ ثقاتo

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ناف کے نیچے۔یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے صحیح اسناد سے نقل کی۔اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

حدیث۲: ابن شاہین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال ثلٰث من اخلاق النبوۃ تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرہoo

ترجمہ: تین چیزیں نبوت کی عادات میں سے ہیں۔افطار میں جلدی کرنا، سحری میں دیر کرنا، نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

حدیث۳: ابوداؤد شریف نسخہ ابن اعرابی میں حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال ابو وائل اخذ الکف علی الکف فی الصلوٰۃ تحت السرۃo

ترجمہ: ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہئے۔

حدیث۴تا۵: دارقطنی اور عبداللہ ابن احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ان من السنة فی الصلوٰة وضع الکف وفی روایة وضع الیمین علی الشمال تحت السرةo

ترجمہ: نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور ایک روایت میں ہے داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔

حدیث ۶ تا ۹: ابوداوٗد نسخہ ابن اعرابی، احمد، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ان مین السنة فی الصلوٰة وضع الکف علی الکف تحت السرهo

ترجمہ: ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔

حدیث۱۰: رزین نے حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ان علیا قال السنة وضع الکف فی الصلوٰة ویضعهما تحت السرةo

ترجمہ: نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے۔

حدیث۱۱: امام محمد نے کتاب الآثار شریف میں ابراہیم نخعی سے روایت کی:

انهٗ کان یضع یده الیمنٰی علٰی یده الیسریٰ تحت السرةo

ترجمہ: آپ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

حدیث۱۲: ابن ابی شیبہ نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی:

قال یضع یمینهٗ علٰی شمالهٖ تحت السرةo

ترجمہ: آپ نے فرمایا کہ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

حدیث۱۳: ابن حزم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

انهٗ قال من اخلاق النبوة وضع الیمین علی الشمال تحت السرةo

ترجمہ: آپ نے فرمایا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔

حدیث۱۴: ابوبکر ابن ابی شیبہ نے حجاج ابن حسان سے روایت کی:

قال سمعت ابا مجلز وسالتهٗ قال قلت کیف یصنع قال یضع باطن کف یمینهٖ علٰی ظاهر کف شمالهٖ یجعلها اسفل من السرة اسنادهٗ جید ورواته کلهم ثقاتo

ترجمہ: میں نے ابومجلز سے پوچھا کہ نماز میں ہاتھ کیسے رکھے آپ نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے ناف کے نیچے۔ اس کی اسناد بہت قوی ہے اور سارے راوی ثقہ ہیں۔

اس کے متعلق اور بہت حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں۔صرف چودہ پر قناعت کرتا ہوں۔اس کی تحقیق دیکھو۔صحیح البہاری اور فتح القدیر میں۔

عقلی دلائل: عقل بھی چاہتی ہے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھے۔کیونکہ غلام آقا کے سامنے ایسے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔اس میں انتہائی ادب ہے۔نماز میں چونکہ بندہ رب کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے لہٰذا ادب سے کھڑا ہونا چاہیئے۔غیر مقلد جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو پتا نہیں لگتا کہ مسجد میں کھڑے ہیں یا اکھاڑے میں۔نیازمندی کے لئے کھڑے ہیں یا کشتی لڑنے خم ٹھونک کر۔

اللہ کے بندو! جب رکوع میں ادب کا اظہار،سجدہ میں ادب،التحیات میں ادب اور نیازمندی کا لحاظ ہے تو قیام میں اکڑ کر خم ٹھونک کر بے ادبی سے پہلوانوں کی طرح کیوں کھڑے ہوتے ہو۔یہاں بھی ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح کھڑے ہو۔اللہ تعالیٰ سمجھ نصیب کرے۔غیر مقلدوں کے پاس ایک مرفوع صحیح حدیث مسلم بخاری کی نہیں،جس میں مردوں کو سینے پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

دوسری فصل

اس پر اعتراضات و جوابات میں

اعتراض ا: ابوداؤد شریف میں ابن جریر ضبی نے اپنے والد سے روایت کی:

قال رایت علیا یمسك شمالہٗ بیمینہٖ علی الرسغ فوق السرۃ٥

ترجمہ: میں نے حضرت علی مرتضیٰ کو دیکھا کہ آپ نے بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے کلائی پر پکڑا ناف کے اوپر۔

جواب: اس کے چند جواب ہیں: ایک یہ کہ آپ نے ابوداؤد شریف کی یہ حدیث پوری نہیں لکھی۔اس کے بعد مفصل یہ ہے (نسخہ ابن اعرابی)

قال ابوداؤد روی عنہ سعید ابن جبیر فوق السرۃ وقال ابو جلاد تحت السرۃ وروی عن ابی ھریرۃ ولیس بالقوی٥

ترجمہ: ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید ابن جبیر سے ناف کے اوپر کی روایت ہے۔ابوجلاد نے ناف کے نیچے کی روایت کی۔ابی ہریرہ سے بھی یہ روایت ہے مگر یہ کچھ قوی نہیں۔

نوٹ ضروری: زیرناف یا ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے کی احادیث مروجہ ابوداؤد کے نسخوں میں نہیں۔ابن اعرابی والے ابوداؤد کے نسخوں میں موجود ہیں۔جیسا کہ حاشیہ ابوداؤد میں اس کی تصریح ہے اسی نسخے سے فتح القدیر اور صحیح البہاری نے روایات کیں۔

بہرحال آپ کی پیش کردہ ابوداؤد کی حدیث میں تعارض واقع ہوگیا۔اوران تمام متعارضہ روایتوں کو خود ابوداؤد نے ضعیف فرمایا۔تعجب ہے کہ آپ ابوداؤد کی ضعیف حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔دوسرے یہ کہ جب حدیث میں تعارض ہوتو قیاس سے ترجیح ہوتی ہے۔قیاس چاہتا ہے کہ زیرناف والی احادیث قابل عمل ہوں۔کیونکہ سجدہ، رکوع، التحیات کی نشست سب میں ادب ملحوظ ہے تو چاہئے کہ قیام میں بھی ادب ہی کا لحاظ رہے۔زیرناف ہاتھ باندھنا ادب ہے۔سینے پر ہاتھ رکھنا بےادبی گویا کسی کو کشتی کی دعوت دینا ہے۔رب کو زورنہ دکھاؤ وہاں زاری کرو۔

اعتراض ۲: آپ کی پیش کردہ احادیث ضعیف ہیں اور ضعیف سے دلیل پکڑنا غلط ہے۔

جواب: ضعیف ضعیف کی رٹ لگانا آپ بزرگوں کی پرانی عادت ہے۔اس کے سات جواب ہم باب اول کی دوسری فصل میں دے چکے ہیں کہ جو روایت چند اسنادوں سے مروی ہو جاوے وہ ضعیف نہیں رہتی۔ہم نے دس اسنادیں پیش کی ہیں۔نیز امت کے عمل سے ضعیف حدیث قوی ہوجاتی ہے۔نیز امام اعظم ابوحنیفہ جیسے جلیل القدر امام کے قبول فرمالینے سے ان کا ضعف جاتا رہا۔نیز ان میں اگر ضعف ہے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد پیدا ہوا بعد کا ضعف امام اعظم کو مضر کیوں ہوگا۔وغیرہ

لطیفہ : ہم نے چھ رمضان المبارک دوشنبہ کو حافظ الٰہی بخش صاحب سکنہ جمال پور گجرات کو فخر اہل حدیث مولانا حافظ عنایت اللہ صاحب مقیم گجرات کی خدمت عریضہ دے کر بھیجا۔جس میں ان سے درخواست کی کہ براہ مہربانی سینے پر ہاتھ باندھنے کی احادیث مع حوالہ تحریر فرما کر ارسال فرمایے۔ہمارا خیال تھا کہ چونکہ حافظ مولانا عنایت اللہ صاحب اہل حدیث کے چوٹی کے مایہ ناز عالم ہیں وہ ضرور مسلم و بخاری یا صحاح ستہ سے اس کے متعلق بےشمار احادیث نقل فرما کر بھیجیں گے۔جو آج تک ہم نے دیکھی بھی نہ ہوں گی۔مگر مولانا موصوف کی طرف سے جو جواب آیا وہ سینے اور سر دھننے۔ایک انچ پرچہ پر ایک سطر لکھی تھی۔جس میں یہ تھا:

بلوغ المرام صفحہ ۲۱

عن وائل ابن حجر انہٗ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنٰی

علٰی یدہ الیسرٰی علٰی صدرہٖo

ترجمہ: وائل ابن حجر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اپنے سینہ پر رکھا۔

اور مولانا موصوف نے زبانی یہ ارشاد کہلا بھیجا کہ تفسیر قادری اردو میں بھی لکھا ہے کہ فصل لربك وانحر o (کوثر) کے معنی یہ ہیں کہ آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور نحر یعنی سینے پر نماز میں ہاتھ رکھیں۔

یہ جواب دیکھ کر اور سن کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ ہمیں صرف یہ افسوس ہے کہ یہ اکابر ہم سے ہر مسئلہ میں مسلم و بخاری کی حدیث کا مطالبہ فرماتے ہیں اور صحاح ستہ سے باہر نہیں نکلنے دیتے اور جب اپنی باری آتی ہے تو ایسی روایت پر قناعت فرماتے ہیں جس کا سر نہ پاؤں نہ کوئی اس کی سند نہ کسی مستند کتاب کا حوالہ۔ حافظ الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں بتایا کہ بلوغ المرام کوئی تیس چالیس ورق کا رسالہ ہے۔ جس میں سے یہ حدیث مولوی صاحب نے نقل فرمادی۔ اگر کسی مسئلہ پر ہم ایسے رسالہ سے کوئی حدیث نقل کرتے تو قیامت آجاتی بخاری و مسلم کا مطالبہ ہوتا۔

دل تو پتا نہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، ضعیف ہے یا کیسی ہے۔ اگر مان لو کہ حدیث صحیح ہے تو حدیث میں بھی ذکر نہیں کہ حضور نے نماز میں سینے پر ہاتھ رکھا بلکہ فوضع کی ف عاطفہ تعقیبیہ سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے بعد کسی حاجت سے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھے۔

رب فرماتا ہے:

فاذاطعمتم فانتشروo (احزاب:۵۳)

ترجمہ: جب تم کھانا کھاؤ تو چلے جاؤ۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانے کے دوران میں روٹی ہاتھ میں لئے چلے جاؤ۔ اس صورت میں یہ حدیث ہماری پیش کردہ احادیث کے خلاف نہ ہوگی۔ پھر اس حدیث میں اس کا طریقہ مذکور نہ ہوا کہ آیا عورتوں کی طرح سینے پر ہاتھ رکھے یا پہلوانوں کی طرح لہٰذا حدیث مجمل ہے قابل عمل نہیں۔ آیت کریمہ کے متعلق صرف یہ گزارش ہے۔ کہ وانحر کہ یہ اچھوتے معنی نہ کسی مرفوع صحیح، حدیث میں آئے نہ جمہور مفسرین نے بیان فرمائے۔ سب یہ ہی معنی کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اور حوالہ کیسی بڑی معتبر تفسیر کا دیا۔ تفسیر قادری اردو۔ جل جلالہ، اگر بفرض محال مان لو۔ تو تمام اہل حدیث حضرات کو چاہئے کہ اب سے نماز میں بجائے سینے کے گلے پر ہاتھ رکھا کریں کیونکہ نحر گلے

کے آخر حصے کو کہتے ہیں جو سینے سے متصل اوپر کی جانب ہے قربانی کو نحر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ذبح کے وقت جانور کا گلا چیرا جاتا ہے نہ کہ سینہ۔لہٰذا اب ان بزرگوں کو ترقی کر کے سینے سے اوپر گلا پکڑا چاہیئے۔

بہر حال ہم کو مولانا موصوف کے اس جواب پر سخت افسوس ہوا۔اور اہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان بزرگوں کے پاس سینے پر ہاتھ رکھنے کی کوئی حدیث مسلم و بخاری یا صحاح ستہ کی موجود نہیں ان بے چاروں کو صحاح ستہ کی حدیث صحیحہ کیا ملتی۔اس کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف یہ فرمایا:

ورای بعضهم ان یضعهما فوق السرة وراى بعضهم ان يضعهما تحت السرة و كل ذالك واسع عندهمo

ترجمہ: بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ ہاتھ ناف کے اوپر رکھے،بعض کی رائے یہ ہے کہ ناف کے نیچے رکھے،ان میں سے ہر ایک جائز ہے ان کے نزدیک اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو سینے پر ہاتھ باندھنے کی کوئی حدیث ملتی تو ضرور نقل فرماتے۔صرف علماء کی رائے کا ذکر نہ فرماتے۔